إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

فی پرچہ ۱/

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲

نمبر ۱۴۵ | مورخہ ۱۶ جون سنہ ۱۹۳۱ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۷ محرم سنہ ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ لیکن انتڑیوں کے پرانے مرض کے باعث کبھی کبھی پیچش کی شکایت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ آج (۱۴ جون) بھی اس طرح کی شکایت تھی۔

جماعت احمدیہ بٹالہ کے جلسہ کو کامیاب اور شاندار بنانے کے لیے ۱۳-۱۴ جون دفاتر اور سکولوں میں چھٹی کی گئی۔ اور بہت اصحاب شریک جلسہ ہونے کے لیے بٹالہ گئے۔

مذبح کی عمارت مکمل ہو چکی ہے۔ ۱۵ جون بروز پیر مذبح کا افتتاح ہو گیا۔

جماعت احمدیہ بٹالہ کا پانچواں تبلیغی جلسہ

علماء سلسلہ کی صداقت احمدیت پر تقاریر

اور

انجمن شباب المسلمین کا مناظرہ سے فرار

(الفضل کے رپورٹر کے قلم سے)

۱۳-۱۴ جون جماعت احمدیہ بٹالہ کا پانچواں تبلیغی جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت شاندار طریق پر منعقد ہوا۔ کئی علماء سلسلہ نیز قادیان سے بہت سے اصحاب تشریف لے گئے۔ اور گرد کے مواضعات سے بہت سے احمدی احباب بھی شریک ہوئے۔ چونکہ بٹالہ کی انجمن شباب المسلمین کے فتنہ پرداز ارکان کی طرف سے شرارت کا احتمال تھا۔ اس لئے لوکل کمیٹی قادیان کے جنرل سکرٹری مولوی عبدالرحمن صاحب مولوی فاضل نے قادیان سے جانے والے احباب کو ناظر صاحب اعلیٰ کا یہ ہدایت نامہ پڑھ کر سنایا۔ کہ تمام احمدی اصحاب کو چاہیئے۔ وہ راستہ میں اور بٹالہ پہنچکر بھی الحمد۔ درود شریف۔ لاحول اور استغفار کا ورد رکھیں۔ اور اپنی تمام حرکات وسکنات میں احمدیت کا نمونہ پیش کریں۔ اُن کا ضبط قابلِ تعریف ہو۔ اُن کی چال تبختر سے منزہ ہو۔ اور ان کی کوئی بات ایسی نہ ہو جس سے کسی کو ٹھوکر لگنے کا اندیشہ ہو۔ یہ بھی اعلان کیا گیا۔ کہ سالار قافلہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ التبلیغ ہونگے۔ اور نائب میر جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق قادیان۔

قادیان میں مکان بنانیوالے اصحاب کو خوشخبری

وُہ اصحاب جو قادیان میں مکان بنانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ لیکن روپیہ مہیا نہ ہونے کی وجہ سے تاحال اپنی یہ نیک خواہش پُوری نہیں کرسکتے۔ انہیں اس سکیم کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ جو اسی پرچہ کے صفحہ ۹۔ پر درج ہے۔ اور بہت جلد اس سوسائٹی میں شریک ہوجانا چاہیئے۔ اس کے بہت سے حصے فروخت ہوچکے ہیں۔ اب بہت ممکن ہے۔ کہ مقررہ تعداد پوری ہوجانے کے بعد درخواست کرنے والوں کو محرُوم رہنا پڑے ؛

اسٹیشن سے گاڑی اللہ اکبر کے نعروں کے درمیان روانہ ہوئی۔ اگرچہ بہُت سے احباب پیدل اور سائیکلوں پر جاچکے تھے۔ تاہم گاڑی کھچا کھچ بھری ہوئی تھی ؛

جلوس

بٹالہ سٹیشن پر مقامی جماعت کے بعض اصحاب اور قادیان کے بہت سے دوست موجُود تھے۔ سٹیشن سے تمام قافلہ کو ایک جلوس کی شکل میں مرتب کیا گیا۔ اس وقت اندازاً ڈیڑھ ہزار کا اجتماع تھا۔ چار چار آدمیوں کی قطاریں بنادی گئیں۔ اور بڑے بڑے جھنڈے جن پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے اشعار "غلام احمد کی جے"۔ اور بعض اور فقرات درج تھے۔ مختلف لوگوں کو تقسیم کردیئے گئے۔ اور جلوس لمبی دُعا کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نعتیہ اشعار پڑھتا اور اللہ اکبر کے نعرے بلند کرتا ہوُا روانہ ہوُا۔ اور ایلیمینٹ پارک میں جہاں جلسہ گاہ کا انتظام تھا۔ پہونچا ؛

صداقت مسیح موعودؑ پر تقریر

ڈیڑھ گھنٹہ آرام کرنے کے بعد پونے گیارہ بجے جلسہ شروع ہوُا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد حافظ مبارک احمد صاحب مولوی۔ فاضل نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی جس میں آیاتِ قرآنی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کی۔ اور موجودہ زمانہ کی حالت پیش کرکے ضرورت مصلح بیان کی ؛

شباب المسلمین کا مباحثہ سے فرار

مولوی مبارک احمد صاحب کی تقریر کے بعد مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل نے بتایا۔ کہ انجمن شباب المسلمین والے کس طرح مناظرہ سے فرار کرگئے ہیں۔ در اصل انجمن شباب المسلمین والے ایک عرصہ سے مناظرہ کے لئے اعلان کررہے تھے۔ لیکن ان کی چال یہ تھی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مقابلہ پر بلاتے تھے۔ اس پر جب ہماری طرف سے جواب دیا گیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مقابلہ میں کوئی ایسا انسان پیش کرو۔ جس کی نمائندگی سب مسلمانوں کو مسلم ہو۔ تو انہیں اپنے مطالبہ کی بے ہودگی معلوُم ہُوئی۔ اور انہوں نے کہا۔ ایسا مناظر پیش کرو جسے حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے مناظرہ میں نمائندگی کی سند حاصل ہو۔ ان کا یہ مطالبہ پورا کردیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل کو مناظرہ میں اپنی نمائندگی کی سند دے دی۔ مگر شباب المسلمین والوں نے اعلان کردیا۔ کہ

"ہم نے نہ تم کو چیلنج دیا ہے اور نہ تمہارے ساتھ کوئی شرائط مناظرہ طے ہوئی ہیں۔ تمہیں ہمارے جلسہ میں آنے کا کوئی حق نہیں اور نہ کوئی مرزائی جلسہ گاہ میں قدم رکھ سکیگا"

"جلسہ گاہ شباب المسلمین کی ملکیت خاص ہے پبلک جگہ نہیں"

"گیٹ کیپر کو حق حاصل ہوگا۔ کہ بلا وجہ بتائے کسی کو جلسہ گاہ انجمن شباب المسلمین میں داخل نہ ہونے دے"

یہ تحریری اعلان ان کی ہزیمت کا صریح اقرار تھا۔ اور بٹالہ کی تمام پبلک نے اچھی طرح محسُوس کرلیا۔ کہ شباب المسلمین والے جو ڈینگیں مارا کرتے تھے۔ ان کی کیا حقیقت ہے ؛

ساڑھے ۱۲۔ بجے پہلا اجلاس ختم ہوُا۔ اور کھانا کھلایا گیا ؛

دُوسرا اجلاس

چار بجے دوسرا اجلاس شروع ہوُا۔ جس میں ابتداءً حافظ مبارک احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر تقریر کی۔ بعد ازاں مولوی محمد سلیم صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے وفاتِ مسیح پر تقریر کی۔ پھر مولوی دل محمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے نبوت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک مختصر تقریر کی جس میں بتایا۔ کہ نبوت اللہ تعالےٰ کی رحمت ہے۔ پس رحمت کو امت محمدیہ میں جاری رہنا چاہیئے۔ نہ کہ بند ہونا چاہیئے ؛

اس کے بعد جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت التبلیغ نے نہایت پُرجوش الفاظ میں انجمن شباب المسلمین کے اس بزدلانہ رویہ کا جس کا اظہار انہوں نے مناظرہ سے گریز کرکے کیا ذکر کیا۔ اور بٹالہ کی پبلک سے اپیل کی۔ کہ وُہ سوچے۔ کس طرح شباب المسلمین والے فرار کرگئے۔ اور اپنے ماتھے پر ہمیشہ کے لئے ناکامی کا داغ لگا لیا۔ آپ نے فرمایا۔ ہمیں کہا گیا تھا۔ آؤ مناظرہ کرلو۔ مگر جب ہمارے چیدہ آدمی بٹالہ پہونچ گئے۔ تو اب یوں خاموش ہوگئے کہ گویا جسم میں جان ہی نہیں ؛

اس کے بعد جناب مولوی اللہ دتا صاحب نے اسی موضوع پر چند کلمات کہے۔ اور اس اعلان پر کہ اب ہمارا جلسہ رات بھی۔ اور کل ۱۴۔ جوُن بھی بجتہ تھڑہ ککے زئیاں اندرون بھٹیاری دروازہ بٹالہ میں منعقد ہوگا۔ سب دوست وہاں تشریف لے چلیں جلسہ مغرب کے قریب ختم کردیا گیا ؛

یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے بٹالہ کی گلی کوچوں اور بازاروں میں یہ اعلان کرا دیا گیا۔ (۱۳۔ جون کو) کہ جو انجمن جماعت احمدیہ سے مناظرہ کرنا چاہتی ہو۔ کرلے اور خصوصیت سے اہلحدیثوں کو مخاطب کیا گیا جس پر انجمن اہلحدیث بٹالہ نے مناظرہ پر گو آمادگی ظاہر کی۔ مگر جب کہا گیا۔ کہ تصفیہ شرائط کے لئے آؤ۔ اور ابھی مناظرہ کرلو۔ تو وُہ لیت و لعل کرنے لگے۔

نوٹ۔ بقیہ جلسہ کی رپورٹ پھر ہدیۂ قارئین کی جائے گی ؛

"الفضل" کا وفاتِ مسیح نمبر

الفضل کے مسیح موعود نمبر میں آنحضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو آخری تقریر شایع ہوُئی ہے۔ اس میں احباب نے پڑھا ہوگا۔ کہ حضرت اقدس نے وفاتِ مسیح کے مسئلہ پر آخری دم تک کیسی توجہ مبذول رکھی ہے اس بات کے احترام کے طور پر الفضل کا جوُن کا ماہواری اڈیشن وفاتِ مسیح نمبر شایع کیا جائیگا۔ احباب کرام بہُت جلد اپنے مضامین اور نظمیں ارسال کرکے ممنون فرمائیں ؛

کمیٹی مال کا اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ناظر صاحب بیت المال کے ساتھ ایک کمیٹی مقرر کی ہے جس کے فرائض حسب ذیل ہیں

۱۔ چندہ عام و دیگر محاصل صدر انجمن احمدیہ کے بڑھانیکی تجویز کرنا

۲۔ جماعتوں کی مالی حالت کی پوری طرح تحقیقات کرکے چندہ کے متعلق تفتیش و تشخیص کو مکمل کرنا۔ اور مقررہ بجٹ کی رقم کے وصول کرنے کی احسن تجویز پیش کرنا ؛

۳۔ موجُودہ تنگی و مالی مشکلات کے وقت میں ایسے وسائل تجویز کرنا جن سے موجُودہ مشکلات کا قرار واقعی حل ہوسکے ؛

لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو دوست کمیٹی کو ان تجاویز کے متعلق کچھ مفید مشورہ دینا چاہیں۔ وُہ تحریری سکرٹری مال کے نام لکھ کر بھیج دیں ؛ سکرٹری کمیٹی مال قادیان

اوڑیسہ پراونشل احمدیہ ایسوسی ایشن کا جلسہ

صوبجاتی انجمن احمدیہ اوڑیسہ کا افتتاحی اجلاس ۲۱۔ جوُن ۱۹۳۱ء کو بمقام کٹک شہر منعقد ہوگا۔ اوڑیسہ کی تمام احمدی جماعتوں کے نمائندوں کو وقت پر پہونچ جانا چاہیئے غور کے لئے نہایت اہم امُور پیش ہونگے ؛

سید عبدالمنعم۔ بی۔ اے۔ سکرٹری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۴۵ قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ جون ۱۹۳۱ء جلد ۱۸

ریاست کشمیر و جموں میں مسلمانوں کی حالت

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے قلم سے

میں متواتر کئی سال سے کشمیر میں مسلمانوں کی جو حالت ہو رہی ہے۔ اس کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ اور لمبے مطالعہ اور غور کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچنے پر مجبور ہوا ہوں۔ کہ جب تک مسلمان ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ یہ زرخیز خطہ جو نہ صرف زمین کے لحاظ سے زرخیز ہے۔ بلکہ دماغی قابلیتوں کے لحاظ سے بھی حیرت انگیز ہے۔ کبھی بھی مسلمانوں کے لئے فائدہ بخش تو کیا۔ آرام دہ ثابت نہیں ہو سکتا؛

زمینداروں میں بیداری کی رُوح

میں ۱۹۲۹ء میں جب کشمیر گیا۔ تو مجھے یہ بات معلوم کر کے نہایت ہی خوشی ہوئی۔ کہ مسلمانوں میں ایک عام بیداری پائی جاتی تھی۔ حتیٰ کہ کشمیری زمیندار جو کہ لمبے عرصہ سے ظلموں کا تختۂ مشق ہونے کی وجہ سے اپنی خودداری کی رُوح بھی کھو چکے تھے۔ ان میں بھی زندگی کی رُوح داخل ہوتی ہوئی معلوم دیتی تھی۔ اتفاق حسنہ سے زمینداروں کی طرف سے جو جدوجہد کی جا رہی تھی۔ اس کے لیڈر ایک احمدی زمیندار تھے۔ زمینداروں کی حالت کے درست کرنے کے لئے جو کچھ وہ کوشش کر رہے تھے۔ اس کی وجہ سے ریاست انہیں طرح طرح سے دق کر رہی تھی۔ وہ ایک نہایت ہی شریف آدمی ہیں معزز زمیندار ہیں۔ اچھے تاجر ہیں۔ اور ان کا خاندان ہمیشہ سے ہی اپنے علاقہ میں معزز چلا آیا ہے۔ اور وہ بھی اپنی گزشتہ عمر میں نہایت ہی معزز اور شریف سمجھے جاتے رہے ہیں۔ لیکن محض کسانوں کی حمایت کی وجہ سے ان کا نام بدمعاشوں میں لکھنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ جب مجھے یہ حالات معلوم ہوئے۔ تو میں نے مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے کو اس بارہ میں انسپکٹر جنرل آف پولیس ریاست جموں و کشمیر سے ملاقات کے لئے بھیجا۔ گفتگو کے بعد انسپکٹر جنرل آف پولیس نے یہ وعدہ کیا۔ کہ وہ جائز کوشش بے شک کریں لیکن زمینداروں کو اس طرح نہ اُکسائیں۔ جس سے شورش پیدا ہو اور اس کے مقابلہ میں وہ بھی یہ وعدہ کرتے ہیں۔ کہ ان کو جو ناجائز تکلیفیں پولیس کی طرف سے پہونچ رہی ہیں۔ وہ ان کا ازالہ کر دیں گے۔ اور اسی طرح یہ یقین دلایا۔ کہ جو جائز تکالیف کسانوں کو ہیں۔ ان کا ازالہ کرنے کے لئے ریاست تیار ہے۔ ہم نے یقین کرتے ہوئے کہ یہ وعدے اپنے اندر کوئی حقیقت رکھتے ہیں۔ ان صاحب کو جو اس وقت کسانوں کی رہنمائی کر رہے تھے۔ یہ یقین دلایا کہ ان کی جائز شکایات پر ریاست غور کرے گی۔ اس لئے وہ کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے شورش اور فتنہ کا خوف ہو۔ لیکن نتیجہ یہ ہوا۔ کہ زمینداروں کی جائز شکایات کا دُور ہونا تو الگ رہا۔ برابر دو سال سے ان صاحب کے خلاف ریاست کے حکام کوششیں کر رہے ہیں۔ اور باوجود مقامی حکام کے لکھنے کے کہ وہ صاحب نہایت ہی شریف انسان ہیں ان کا نام بدمعاشوں میں درج کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ معاملہ مسٹر ویکفیلڈ کے سامنے بھی لایا جا چکا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ وہ بھی اس طرف توجہ نہیں کر سکے؛

مسٹر ویکفیلڈ کا تازہ وعدہ

اس تجربہ کو مدنظر رکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ تازہ خبر جو "انقلاب" مورخہ ۱۲۔ جون کے پرچہ میں شائع ہوئی ہے۔ کہ مسٹر ویکفیلڈ نے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کی تکالیف کو مہاراجہ صاحب کے سامنے پیش کریں گے۔ اور ان کے دُور کرنے کی کوشش کریں گے اس پر زیادہ اعتبار نہیں کیا جا سکتا؛

مسٹر ویکفیلڈ کی شخصیت

وہ لوگ جن کو مسٹر ویکفیلڈ سے ملنے کا موقعہ حاصل ہوا ہے یقین دلاتے ہیں۔ کہ وہ اپنی ذات میں نہایت اچھے آدمی ہیں۔ اور جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کی خیر خواہی کرتے ہیں۔ لیکن مسٹر ویکفیلڈ بہر حال ایک ہندو ریاست کے ملازم ہیں۔ اور ریاست بھی وہ جس میں آج سے ساٹھ ستر سال پہلے یہ سکیم بنائی گئی تھی۔ کہ کس طرح مسلمانوں کو شُدھ کر کے ہندو بنا لیا جائے۔ ہم سب کو اس بات کی امید تھی۔ کہ سر ہری سنگھ بہادر مہاراجہ کشمیر کے گدی نشین ہونے پر ریاست کی حالت اچھی ہو جائے گی۔ لیکن واقعہ یہ ہے۔ کہ وہ پہلے سے بدتر ہو گئی ہے۔ نہ اس لئے کہ مہاراجہ ہری سنگھ بہادر اپنے پیشرو سے زیادہ متعصب ہیں۔ کیونکہ واقعہ اس کے خلاف ہے۔ بلکہ اس وجہ سے کہ ریاست میں ایک ایسا عنصر اس وقت غالب ہو رہا ہے۔ جو نہایت ہی متعصب ہے۔ اور آریہ راج کے قائم کرنے کے خیالی پلاؤ پکا رہا ہے یہ عنصر چونکہ مہاراجہ صاحب بہادر کے گردوپیش رہتا ہے۔ اور ریاست کی بدقسمتی سے اس وقت ریاست کے سیاہ و سفید کا مالک بن رہا ہے اس لئے مہاراجہ صاحب بہادر جموں و کشمیر بھی یا تو اس عنصر کے بڑھے ہوئے نفوذ سے خوف کھا کر یا بوجہ ناواقفیت کے ان کی پالیسی کو نہ سمجھتے ہوئے کسی مخالف آواز کے سُننے کے لئے تیار نہیں ہیں ہر ایک شخص اس بات کو جانتا ہے۔ کہ مسٹر ویکفیلڈ چند سال پہلے ریاست میں سب سے بڑی طاقت سمجھے جاتے تھے۔ لیکن یہ امر بھی ہر شخص کو معلوم ہے۔ کہ مسٹر ویکفیلڈ کی اب وہ حالت نہیں ہے۔ کشمیر میں مسلمانوں کو حقوق دینے کے متعلق جو تجاویز تھیں۔ ان کا جو حشر ہوا۔ اس سے مسٹر ویکفیلڈ کی طاقت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے پس ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے میرے نزدیک مسٹر ویکفیلڈ کے وعدہ پر اعتبار کرتے ہوئے خواہ ہم ان کی نیت کو کتنا ہی صحیح سمجھیں ہمیں اپنی کوششوں کو ترک نہیں کرنا چاہیئے؛

تمام مسلمانوں کا فرض

کشمیر ایک ایسا ملک ہے۔ جسے صنعت و حرفت کا مرکز بنایا جا سکتا ہے۔ اس ملک کے مسلمانوں کو ترقی دے کر ہم اپنی صنعتی اور حرفتی پستی کو دُور کر سکتے ہیں۔ اس کی آب و ہوا ان شدید تغیرات سے محفوظ ہونے کی وجہ سے جو پنجاب میں پائے جاتے ہیں۔ بارہ مہینے کام کے قابل ہے۔ ہندوستان کی انڈسٹریل ترقی میں اس کا موسم بہت حد تک روک ہے۔ لیکن کشمیر اس روک سے آزاد ہے۔ اور پھر وہ ایک وسیع میدان ہے۔ جس میں عظیم الشان کارخانوں کے قائم کرنے کی پوری گنجائش ہے۔ پس تمام مسلمانوں کا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اس ملک کو اس تباہی سے بچانے کی کوشش کریں جس کے سامان بعض لوگ پوری طاقت سے پیدا کر رہے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ مسلمان اخبارات جیسے "انقلاب" "مسلم آؤٹ لُک" "سیاست" اور "سن رائز" اور اسی طرح نیا اخبار "کشمیری مسلمان" جموں اور کشمیر کے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت میں بہت کچھ حصہ لے رہے ہیں۔ لیکن خالی اخبارات کی کوششیں ایسے معاملات کو پوری طرح کامیاب نہیں کر سکتیں ضرورت ہے۔ کہ ریاست کشمیر کو اور گورنمنٹ کو پوری طرح اس بات کا یقین دلا دیا جائے۔ کہ اس معاملہ میں سارے کے سارے مسلمان خواہ وہ بڑے ہوں۔ یا کہ چھوٹے ہوں۔ کشمیر کے مسلمانوں کی تائید اور حمایت پر ہیں۔ اور ان مظالم کو جو وہاں کے مسلمانوں پر جائز رکھے جاتے ہیں۔ کسی صورت میں برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ ریاست پر اور گورنمنٹ پر زور ڈالنے کے سامان مفقود نہیں ہیں۔ ہم دونوں طرف زور ڈال سکتے ہیں۔ ضرورت صرف متحدہ کوشش اور عملی جدوجہد کی ہے؛

مسلمانوں کے مطالبات

میں نے ان مطالبات کو جو مسلمانانِ کشمیر کی طرف سے مسٹر ویکفیلڈ کے پیش ہوئے ہیں۔ دیکھا ہے۔ میرے نزدیک وُہ نہایت ہی معقول اور قلیل ترین مطالبات ہیں۔ اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ ان میں اس مطالبہ کو بھی شامل کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ کشمیر کے علاقہ میں انجمنیں قائم کرنے پر جو روک پیدا کی جاتی ہے۔ اس کو بھی دُور کیا جائے۔ جہاں تک مجھے علم ہے یہی پونچھ کے علاقہ میں بھی روک ہوتی ہے۔ اور اجازت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یعنی جس طرح تحریر و تقریر کی مکمل آزادی کا مطالبہ کیا گیا ہے اسی طرح اجتماع کی مکمل آزادی کا بھی مطالبہ کیا جائے۔ اور میرے نزدیک علاقہ کشمیر کے مسلمانوں کے زمیندارہ حقوق جو ہیں ان پر نظر ثانی کا مطالبہ بھی ہونا چاہیئے۔ کشمیر کے مسلمانوں کا بیشتر حصہ زمیندار ہے۔ لیکن وُہ لوگ ایسے قیود میں جکڑے ہوئے ہیں۔ کہ سر اٹھانا ان کے لئے ناممکن ہے۔ عام طور پر کشمیر کے علاقہ میں کسی نہ کسی بڑے زمیندار کے قبضہ میں جاگیر دی جاتی ہیں۔ اور وُہ لوگ انہیں تنگ کرتے رہتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ دو چار مسلمان زمیندار بھی ہیں۔ لیکن دو چار مسلمانوں کی وجہ سے کشمیر کے لاکھوں مسلمانوں کو غلام نہیں بنے رہنے دینا چاہیئے ؎

مسٹر ویکفیلڈ کے وعدوں کے نیچے خطرہ کا احتمال

جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ اگر ہمیں کشمیر و جموں کے مسلمانوں کی آزادی کا سوال حل کرنا مطلوب ہے۔ تو اس کا وقت اس سے بہتر اور نہیں ہو سکتا۔ ہندوستان کی آزادی کی تحریک کے نتیجہ میں قدرتی طور پر انگلستان اپنے قدم مضبوط کرنے کے لئے ریاستوں کو آئندہ بہت زیادہ آزادی دینے پر آمادہ ہے۔ اگر اس وقت کے آنے سے پہلے جموں اور کشمیر کے مسلمان آزاد نہ ہو گئے۔ تو وُہ بیرونی دباؤ جو جموں اور کشمیر ریاست پر آج ڈال سکتے ہیں۔ کل نہیں ڈال سکیں گے۔ پس میرے نزدیک اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ ایک کانفرنس جلد سے جلد لاہور، سیالکوٹ یا راولپنڈی میں منعقد کی جائے۔ اس کانفرنس میں جموں اور کشمیر سے بھی نمائندے بلوائے جائیں۔ اور پنجاب اور اگر ہو سکے تو ہندوستان کے دوسرے علاقوں کے مسلمان لیڈروں کو بھی بلایا جائے۔ اس کانفرنس میں ہمیں پورے طور پر جموں اور کشمیر کے نمائندوں سے حالات سُنکر آئندہ کے لئے ایک طریق عمل تجویز کر لینا چاہیئے۔ اور پھر ایک طرف حکومت ہند پر زور ڈالنا چاہیئے۔ کہ وُہ کشمیر کی ریاست کو مجبور کرے۔ کہ مسلمانوں کو حقوق دیئے جائیں۔ دوسری طرف مہاراجہ صاحب کشمیر و جموں کے سامنے پورے طور پر معاملہ کو کھول کر رکھ دینے کی کوشش کی جائے تاکہ جس حد تک ان کو غلط فہمی میں رکھا گیا ہے۔ وُہ غلط فہمی دُور ہو جائے اور اگر ان دونوں کوششوں سے کوئی نتیجہ نہ نکلے۔ تو پھر ایسی تدابیر اختیار کی جائیں۔ کہ جن کے نتیجہ میں مسلمانانِ جموں و کشمیر وُہ آزادی حاصل کر سکیں۔ جو دُوسرے علاقہ کے لوگوں کو حاصل ہے چونکہ ریاست ہندو ہے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ کہ ہم اپنے حقوق میں سے کچھ حصہ رئیس کے خاندان کے لئے چھوڑ دیں۔ لیکن یہ کسی صورت میں تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ۹۵ فیصدی آبادی کو پانچ فیصدی بلکہ اس سے بھی کم حق دے کر خاموش کرا دیا جائے میرے خیال میں کشمیری کانفرنس نے جو کچھ کام اس وقت تک کیا ہے۔ وُہ قابلِ قدر ہے۔ لیکن یہ سوال اس قسم کا نہیں۔ کہ جس کو باقی مسلمان کشمیریوں کا سوال کہکر چھوڑ دیں۔ مسلمانانِ جموں و کشمیر کو اگر ان کے حق سے محروم رکھا جائے۔ تو اس کا اثر صرف کشمیریوں پر ہی نہیں پڑے گا، بلکہ سارے مسلمانوں پر پڑے گا اس لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ دُوسرے مسلمان تماشائی کے طور پر اس جنگ کو دیکھتے رہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس کانفرنس کی دعوت کشمیری کانفرنس کی طرف سے جاری ہونی چاہیئے۔ لیکن دعوت صرف کشمیریوں تک ہی محدود نہیں رہنی چاہیئے۔ بلکہ تمام مسلمانوں کو جو کوئی بھی اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔ اس مجلس میں شریک ہونے کی دعوت دینی چاہیئے۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ اگر متحدہ کوشش کی جائے۔ تو اس سوال کو جلد سے جلد حل نہ کیا جا سکے ؎ ۱۲۔ جون سنہ ۱۹۳۱ء

قضیہ مغلپورہ کالج کے تصفیہ میں تساہل

نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ میکلیگن انجنیرنگ کالج مغلپورہ کا معاملہ نہایت اہم ہونے کے باوجود تا حال گورنمنٹ کی توجہ اپنی طرف مبذول نہیں کرا سکا۔ اور کئی دن گزر جانے کے باوجود گورنمنٹ نے ابھی تک اس کے تصفیہ کی صورت پیدا نہیں کی۔ پچاس ساٹھ مسلمان نوجوانوں کی زندگیوں کا برباد ہونا ایسا معاملہ نہیں۔ جسے مسلمان خاموشی سے برداشت کر سکیں جس قدر اس بارے میں توقف سے کام لیا جائے گا۔ اسی قدر معاملہ زیادہ پیچیدہ اور مشکل ہوتا جائے گا۔ گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ فوراً مسلمان لیڈروں کے مشورہ سے اس کا اس طرح حل کرے۔ جس سے مسلمان طالبِ علم مطمئن ہو سکیں ؎

ہندوؤں کی افسوسناک ذہنیت

مغلپورہ اور رسول کے جھگڑوں کے متعلق ہندو پریس نے جو رویہ اختیار کیا ہے وُہ نہایت ہی شرمناک ہے۔ وہی ہندو جن کے نزدیک غیر ملکی حکومت ایک لمحہ کے بھی قابل برداشت نہیں جو تمام امور سلطنت کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لینے کے لئے بے قرار ہو رہے ہیں جن کے نزدیک موجودہ انتظامِ سلطنت کو درہم برہم کر دینا وطن پرستی اور بہت بڑی قومی خدمت ہے۔ وُہ اس بناء پر حکومت کو مسلمان طلباء کی جائز شکایات دُور کرنے اور معقول مطالبات منظور کرنے سے روک رہے ہیں۔ کہ

"اگر اس نے اس موقعہ پر کمزوری کا اظہار کیا۔ تو اس کا نتیجہ نہایت خراب ہوگا" (پرتاپ ۱۴ جون)

اگر مسلمان طلباء کی جائز شکایات دُور کرنے سے گورنمنٹ کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے، تو کانگرس کے مطالبات پورے کرنے سے جس قدر کمزوری کا اظہار ہوتا ہے۔ اس کی تو کوئی انتہا ہی نہیں پھر کیا "پرتاپ" وغیرہ گورنمنٹ کو یہ مشورہ بھی دیں گے۔ کہ کانگرس کی کوئی بات منظور نہ کی جائے ؎

جو لوگ اپنے لئے مکمل آزادی طلب کر رہے ہوں۔ اور ملک میں سیاہ و سفید کے مالک بننا چاہتے ہوں۔ ان کی طرف سے مسلمان طلباء کے معمولی مطالبات کی اس طرح مخالفت کرنا ظاہر کرتا ہے کہ وُہ مسلمانوں کی قدم قدم پر مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور جو گورنمنٹ سے معمولی حقوق حاصل کرنے میں اس طرح سدِّ راہ بن سکتے ہیں۔ ان کا بطور خود ملکی معاملات میں مسلمانوں کو ان کے حقوق دینا کیونکر ممکن ہے ؎

ریاست جموں و کشمیر میں لڑکیوں کی تعلیم

اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ ریاست جموں و کشمیر میں لڑکیوں کی تعلیم لازمی کر دی گئی ہے۔ اور محکمہ تعلیم اس بات کی کوشش کر رہا ہے کہ لڑکیاں سکولوں میں داخل ہو کر تعلیم حاصل کریں۔ ان کے لئے خاص سہولتیں مہیا کی جا رہی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اسوقت تک مسلمان لڑکیوں کی تعلیم کے لئے جو علیحدہ انتظام ہے۔ اور ان کے لئے مسلمان استانیاں مقرر ہیں۔ اسے بدل دینے کی تجویز کی جا رہی ہے۔ اور علیٰحدہ علیٰحدہ تعلیم کا انتظام ہونے کی بجائے ہندو استانیوں کے ماتحت ایک ہی جگہ کیا جانیوالا ہے ؎ اگر اس میں صداقت کا کوئی شائبہ ہے۔ تو ہمارے نزدیک مسلمان لڑکیوں کی تعلیم کو بہت نقصان پہنچیگا۔ اور مسلمانوں کے لئے ایسے سکولوں میں لڑکیوں کا بھیجنا مشکل ہوگا۔ ریاست کے محکمہ تعلیم کو اس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے ؎

انجنیرنگ سکول رسول کا جھگڑا ختم

انجنیرنگ سکول رسول کے جھگڑے کے تصفیہ کے لئے چیف انجنیر صاحب نے جو صورت تجویز کی تھی۔ اور جس کا ذکر گزشتہ پرچہ میں خبر دی کے صفحہ میں کیا جا چکا ہے۔ طلباء نے اسے تسلیم کر لیا اور سکول میں واپس آ گئے ہیں۔ اس جد و جہد سے مسلمان طلباء کو جو خاص چیز حاصل ہوتی ہے۔ وُہ سکول کے احاطہ میں مسلمان کی دوکان ہے۔ اسکی تو وُہ یقیناً قدر کرینگے۔ اور اپنی تمام ضروریات اسی سے خریدیں گے۔ لیکن اسلامی غیرت اور حمیت کا تقاضا یہ ہونا چاہیئے۔ کہ احاطہ سکول سے باہر بھی ہر جگہ اور ہر مقام پر وُہ نہ صرف خود مسلمانوں کی دکانوں سے اشیاء خریدیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی ایسی تحریک کریں حتیٰ کہ ہر جگہ کے مسلمان اس پر کاربند ہو جائیں ؎

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

اسراف سے بچو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

آج کل لوگ اپنی ناک رکھنے کے لئے زیورات اور دیگر زیب و زینت کے لئے طاقت سے زیادہ روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ مگر یہ ان کے لئے انجام کار خوشی کا موجب نہیں ہوتا۔ شریعت نے تو صرف مہر ٹھہرایا ہے۔ لوگوں کے پاس روپیہ نقد کم ہوتا ہے۔ مہر تو انسان تھوڑا تھوڑا کر کے بھی ادا کر سکتا ہے۔ لیکن زیورات وغیرہ کے لئے انہیں ہندوؤں سے قرض لینا پڑتا ہے ہماری جماعت پہلے ہی مالی لحاظ سے کمزور ہے۔ اس لئے انہیں اپنی طاقت سے بڑھ کر خرچ نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر کسی کے پاس بہت روپیہ ہو۔ تو وہ جتنا چاہے خرچ کرے۔ لیکن جس کے پاس نقد روپیہ موجود نہیں۔ وہ قرض لیکر خوشی کو غمی میں تبدیل نہ کرے۔ ناک رکھنے کے لئے روپیہ خرچ کرنا اسراف میں داخل ہے۔ اور اس طرح انسان کے سارے اعضا کٹ جاتے ہیں۔ بھلا جس کے ہاتھ کٹ جائیں۔ پاؤں کٹ جائیں۔ اور بدن کٹ جائے اس کی ناک کس کام آئے گی۔ پہلے ہی ہماری جماعت مالی لحاظ سے کمزور ہے۔ پھر ان رسومات کو جاری کر کے افلاس اور غربت میں اضافہ نہیں کرنا چاہیئے۔ خوشی وہ ہے۔ جو انجام کار خوشی ہو۔ جو لوگ مقروض ہو کر غلامانہ حالت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ وہ کبھی خوش نہیں رہ سکتے۔ اور وہ لڑکی کب خوش ہوگی۔ جو مقروض خاوند کے گھر جائیگی ؛

۱۹ر مئی ۱۹۳۱ء بعد نماز عصر

اولی الامر منکم سے مراد ایک دوست نے جو سرحد کے رہنے والے ہیں۔ عرض کیا۔

قرآن کریم میں جو آتا ہے۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم یعنی خدا۔ رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔ اس جگہ اولی الامر سے کیا مراد ہے۔

فرمایا۔ ہمارے نزدیک اولی الامر سے مراد حاکم وقت ہے۔ خواہ وہ کسی مذہب کا ہو۔

پھر فرمایا۔ اولی الامر کی حد بندی کرنا درست نہیں جس جگہ بھی کسی کو امر حاصل ہو۔ وہ اس مقام کے لحاظ سے اولی الامر کہلا سکتا ہے۔ گھر میں باپ کو امر حاصل ہوتا ہے۔ مدرسہ میں استاد کو۔ دفتر میں افسر کو۔ اور قضاء میں مفتی کو۔ پس اپنے اپنے دائرہ میں ان میں سے ہر ایک کو ہم اولی الامر کہہ سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ معمار اور ترکھان بھی اپنے اپنے فن میں اولی الامر ہوتے ہیں۔ اگر ایک کام کے متعلق واقف کار مستری کہے۔ کہ اسے یوں کرنا چاہیئے۔ اور ایک ناواقف کہے۔ کہ نہیں۔ اسے یوں کرو۔ تو ایسے موقعوں پر واقف مستری کی بات ہی ماننی چاہیئے۔ اگر نہ مانی جائے۔ تو نقصان اٹھانا پڑتا ہے غرض اپنی اپنی جگہ ہر وہ شخص اولی الامر ہوتا ہے جسے کسی چیز پر اقتدار حاصل ہو ؛

۳ر جون ۱۹۳۱ء بعد نماز عصر

الزام زنا میں شہادت ایک صاحب نے الزام زنا کے متعلق شہادت اور اس کے اثبات وغیرہ کے متعلق استفسار کیا جس کے جواب میں حضور نے فرمایا:۔

دنیا کی سزا اصل میں فتنہ کو روکنے کے لئے ہے۔ ورنہ اصل سزا دینا مالک یوم الدین کا کام ہے اسلام نے دنیا میں سزا صرف اس لئے رکھی ہے۔ کہ فتنہ کا سدباب ہو جائے۔ اور جس جگہ فتنہ مکمل نہ ہو۔ وہاں سزا دینے کا کوئی حق نہیں۔ اگر الزام زنا میں چار گواہ شہادت دیدیں۔ تو خواہ ملزم بے گناہ ہی ہو۔ اسے سزا دیدی جائیگی۔ کئی مقدمات ایسے ہوتے ہیں۔ کہ مجسٹریٹ مجرم سمجھ کر سزا دے دیتا ہے۔ اور سزا دہی کے لئے شہادت بھی کافی ہوتی ہے۔ مگر حقیقت میں سزا پانے والا بے گناہ ہوتا ہے۔ بعض جرائم ایسے ہوتے ہیں جن میں ایک شاہد ہی کافی ہوتا ہے۔ مثلاً میں جا رہا ہوں۔ اور میں نے دیکھا کہ زید بکر کو مار رہا ہے۔ پس اس کے لئے چار شاہدوں کی ضرورت نہیں میں بحیثیت مجسٹریٹ خود اپنی شہادت پر ہی اسے سزا دے سکتا ہوں۔ در اصل وہ جرائم جن میں چار گواہوں کی شہادت اسلام میں قرار دی گئی ہے۔ وہ سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے جرائم ہیں۔ اور ایسے جرائم میں گواہوں کو مجسٹریٹ خود نہیں بلا سکتا۔ جب تک وہ خود بطور مدعی پیش نہ ہوں اور یہ نہ کہیں۔ کہ ہم فلاں بات کے گواہ ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ فلاں شخص پر مقدمہ چلایا جائے۔ لیکن مقدمہ شروع ہونے کے بعد اگر ان میں سے ایک بھی الزام لگانے سے انکار کر جائے۔ تو باقی تین کو سزا ملے گی جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوا۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اگر پہلا ہی گواہ مکر جائے۔ تو باقی اس بات کا حق رکھتے ہیں۔ کہ اپنی شہادت بند کر دیں۔ اور کہدیں۔ کہ ہم اب شہادت دینا نہیں چاہتے لیکن اگر پہلے وہ الزام زنا میں شہادت دے چکے ہوں۔ اور چوتھا مکر جائے۔ تو شہادت دینے والوں کو سزا دی جائے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اسی طرح ہوا تھا۔ کہ تین گواہوں کے بعد جب چوتھے کی باری آئی۔ تو اس کی شہادت مشتبہ پائی گئی۔ اس پر شہادت دینے والوں کو سزا دی گئی۔ دراصل شریعت کا منشا یہ ہے۔ کہ ایسی باتوں کی اشاعت نہ کی جائے۔

عرض کیا گیا۔ کہ آیا قاضی کو کوئی بات بتانا بھی قذف کا مستحق بناتا ہے۔ یا صرف لوگوں میں اشاعت کرنا۔

فرمایا۔ رپورٹ کرنا اور چیز ہے۔ اس کے ماتحت وہ سزا مجرم نہیں قرار پا سکتا۔ مگر مقدمہ کے طور پر اگر معاملہ لے جایا جائے۔ اور پھر چار عینی گواہوں کے ذریعہ ثابت نہ کیا جائے۔ تو یہ جرم ہے اور شریعت نے اس کی سزا رکھی ہے۔

عرض کیا گیا۔ کہ کیا ایسی شہادت کو دوسروں سے مخفی رکھنے کا حکم ہے ؟

فرمایا۔ مجھے تو کوئی ایسا حکم معلوم نہیں ہے۔ بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ کے واقعہ سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ دوسرے لوگوں کو سننے کی اجازت ہے۔ کیونکہ اس موقعہ پر حضرت علیؓ کی موجودگی بھی ثابت ہے چنانچہ آتا ہے انہوں نے حضرت عمرؓ سے کہا۔ کہ چونکہ تینوں گواہ صحابی ہیں۔ اس لئے انہیں سزا نہ دی جائے۔ مگر حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ کہ میں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فتویٰ پر ضرور عمل کروں گا۔ بات یہ تھی۔ کہ پہلے تین گواہوں نے تو الزام کی تائید میں گواہی دی۔ مگر چوتھے نے کہا۔ کہ میں نے یہ واقعہ دیکھا تو ہے۔ مگر میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ کوئی غیر عورت تھی۔ یا اس کی اپنی بیوی تھی۔ اس شہادت نے پہلے تینوں گواہوں کو سزا کا مستحق بنا دیا ؛

۴ر جون ۱۹۳۱ء بعد نماز عصر

دنیا کی عمر ایک صاحب نے عرض کیا۔ یہ جو کہا جاتا ہے۔ کہ دنیا کی عمر صرف چھ ہزار برس ہے کہاں تک یہ درست قول ہے۔

فرمایا۔ یہ عمر تو صرف موجودہ دور کی بیان کی جاتی ہے۔ ساری دنیا کی عمر تو نہیں۔ اس وقت تک ہزاروں آدم گزر چکے ہیں۔ اگر ہر آدم کا دور چھ ہزار برس ہی تسلیم کر لیا جائے۔ تب بھی دنیا کی تخلیق پر کئی لاکھ برس گزر چکے ہیں۔ حضرت محی الدین صاحب ابن عربی نے لکھا ہے۔ انہیں کشفاً بتایا گیا۔ کہ اسوقت تک ۴۶ ہزار آدم گزر چکے ہیں۔ اس حساب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا کی پیدائش پر لاکھوں برس گزر چکے ہیں۔ پس یہ قطعاً صحیح نہیں۔ کہ صرف چھ ہزار برس سے اس دنیا کی ابتدا ہوئی اور اس سے پہلے کچھ نہیں تھا۔ آثار قدیمہ کے محققین نے پندرہ پندرہ ہزار برس پہلے کے نشانات نکالے ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے۔ کہ یہ خیال کہ دنیا کی عمر کل چھ ہزار برس ہے صحیح نہیں ؛

اسلام جس طرف بلاتا ہے۔ وہ وقتی جوش کا کام نہیں۔ بلکہ موت تک انسان کو قربانی کرنے کے لئے بلاتا ہے اسلئے مومن پر کوئی وقت ایسا نہیں آتا۔ کہ اسے قربانی کے لئے نہ بلایا جائے۔ ہر حالت اور ہر وقت آسمانی آواز اسے پکار پکار کر کہتی ہے۔ کہ ابھی بڑا کام ہے خوب جوش سے لگے رہو ؛

صداقت احمدیت

آریوں کے متعلق حضرت مسیح موعود کی ایک پیشگوئی

خدا تعالیٰ نے اپنی سُنتِ قدیمہ کے ماتحت عین ضرورت کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دُنیا کی بہتری کے لئے نازل فرمایا۔ چونکہ آپ تمام دُنیا کے رسولوں اور اوتاروں کے مظہرِ اتم بن کر آئے۔ جس طرح آپ مثیل مسیح ہیں۔ اسی طرح آپ کرشن علیہ السّلام کے مظہر بھی ہیں۔ اس لئے آپ نے ازراہ ہمدردی ہندوؤں کو بھلائی کا راستہ بتایا۔ آپ نے آریوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ "یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اب وید پر چلنے کا زمانہ نہیں ہے۔۔ ۔۔۔۔ جلد تر وید پر وبال آئے گا۔ حال کی ذریت ایسی موٹی عقل کی نہیں۔ کہ ان کو ان تعلیموں پر طفل تسلی دے سکیں۔۔۔۔۔ وُہ تو پورا پورا فیصلہ کرلیں گے۔ یا تو اپنے باپ دادوں کے خیالات کو کسی ٹھکانا لگا کر ٹھیک ٹھیک دہریہ بن جائیں گے اور یا اگر سعادت مند ہُوئے۔ تو رب العالمین پر ایمان لائینگے اور اپنی مخلوقیت کا اقرار کرلیں گے۔ مگر دونوں صورتوں میں وید کے پنجہ سے نِکل جائیں گے۔ وُہ وقت گذر گئے۔ جب لوگ وید کے کہے کہانے چاند سُورج کی پُوجا کرتے تھے۔ اور اگنی کے آگے ہاتھ جوڑتے تھے۔ اور ہندوستان کے تمام عجائبات کو معبود بنا رکھا تھا۔" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۴۶ و ۱۴۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بیان میں مندرجۂ ذیل باتیں بیان فرمائی ہیں:۔

۱۔ ویدوں کا زمانہ گزر گیا۔

۲۔ آریہ دہریہ ہو جائیں گے۔

یا ۳۔ رب العالمین پر ایمان لے آئیں گے۔ اور خُدا کو خالق مان لیں گے۔

آریوں کا ویدوں سے انحراف

میں بفضلِ خُدا آریہ سماجی صاحبان کی تحریروں سے یہ ثابت کرسکتا ہوں۔ کہ آریہ ویدوں سے منحرف ہوگئے ہیں اور ویدوں کے احکامات کو جواب دے چکے ہیں۔

پہلی شہادت

آریہ اخبار "ملاپ" لاہور ۱۷۔ نومبر ۱۹۲۹ء لکھتا ہے۔

"آریہ سنتان ویدوں پر۔ ویدوں کے معتقدوں پر اور مداحوں پر تمسخر کرتی ہے۔ اور ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ وید کا نام سُنکر اُن کا سینہ پھٹ جاتا ہے۔ چہرہ لال ہو جاتا ہے۔ آنکھیں غصہ سے بھر جاتی ہیں۔ اور دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ وید کا نام لینے والوں کا سر کچل دیا جائے۔ ایسی حرکتوں سے تمہارے مرٹ جانے کا احتمال ہے"

دُوسری شہادت

آریہ رسالہ امرت کراچی ستمبر ۱۹۳۰ء کے پرچہ میں لکھتا ہے

"وقت آ رہا ہے۔ کہ لوگ "وید ایشوری گیان ہے" کے شور کو محض بیہُودہ اور فضول سمجھیں گے۔۔۔۔۔۔ سُنے سُنائے اندھ پرم پرا یا اندھی شردھا سے وید ایشوری گیان ہے۔ پر ایمان لانے کا وقت گذر چکا ہے۔ وُہ اب واپس نہیں آئے گا۔"

ناظرین ان شہادتوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے سامنے رکھ کر دیکھیں۔ کہ کس طرح اس کی حرف بحرف تائید کر رہی ہیں:۔

آریوں میں دہریّت

اب میں یہ ثابت کرتا ہوں۔ کہ آریہ نوجوان دہریّت میں مبتلا ہوگئے ہیں۔

۱۔ اخبار "آریہ ویر" لاہور ۹۔ اپریل ۱۹۳۱ء لکھتا ہے:۔

"ہمیں افسوس ہے۔ کہ نوجوانوں میں دن بدن ناستکتا (دہریّت) کی لہر بڑھتی جاتی ہے۔ اور وُہ آریہ سماج سے دُور چلے جا رہے ہیں۔ اور آریہ سماج اس طرف سے بالکل لاپرواہ ہے"

۲ یہی اخبار اپنے ۲۲۔ فروری ۱۹۳۱ء کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

"آریہ سماج نے بڑی بے دردی سے ان تیاگی دھرم پرائین اتماؤں کو جھُوٹے وہم وگمان میں پڑکر سنستھاؤں کے مایا جال سے موہت ہوکر ان سنستھاؤں کی اگنی کی چتا روپی چتا میں سواہا کر دیا۔ اب انہی سنستھاؤں سے نکلے ہُوئے نوجوان ناستکتا کی بھیانک لہریں بہتے ہُوئے آریہ سماج اور ویدک دھرم پر مخول اڑا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔ ان نوجوانوں کو ایشور پوجا اور دھرم پریم سے نفرت کرتے ہُوئے دیکھنا اور پھر تجاہلِ عارفانہ سے یہ کہکر چپ ہو جانا کہ ہر جگہ آریہ سماجوں میں یہی حال ہے۔ کائیرتا کے پاپ سے کم نہیں"

آریہ سماج نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی پاک آواز کی قدر نہ کی۔ جس کا نتیجہ وُہی نکلا۔ جو پہلے ہی بتا دیا گیا تھا۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ حضرت کرشن ثانی مسیح قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر ایمان لائیں۔ تا فلاح پائیں:۔

آریوں کا دعویٰ ہے۔ کہ ویدک دھرم ساری دنیا کے لئے ہے۔ اور سوامی دیانند نے ویدک تعلیم کی جو تشریحات کی ہیں انہی پر عمل کر کے دنیا روحانی نجات حاصل کر سکتی ہے۔ مگر عین اس وقت جبکہ یہ دعویٰ بڑے زور وشور سے پیش کیا جاتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ اعلان فرمایا۔ کہ ویدوں کا زمانہ گذر چکا ہے۔ موجودہ آریہ ضد و تعصب کی وجہ سے یہ حقیقت تسلیم نہ کریں تو اور بات ہے۔ لیکن اُنکی اولاد کیلئے اسے تسلیم کئے بغیر چارہ نہ ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ اب اس کا اعتراف خود آریہ کر رہے ہیں (منجانب محمد احمدی شیراز کراچی)

تمدن اسلام

دُنیوی علوم پر مُسلمانوں کے احسانات

اس مضموُن کے گزشتہ نمبر میں ان احسانات میں سے جو مسلمانوں نے دنیوی علوم پر کئے۔ چند ایک کا ذکر کیا جا چکا ہے اب مزید کچھ بیان کئے جاتے ہیں۔

ہلاکو خاں کے خاندان میں اِسلام

ہلاکو خان کے ہاتھوں بغداد کی تباہی نے اسلامی تہذیب و تمدن کو سخت ضعف پہنچایا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ ایک طرح سے اس کا خاتمہ ہی کر دیا لیکن نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات اور آپکی پیشکردہ تعلیم اس قدر جذب اور کشش رکھتی ہے۔ کہ ایک نہایت ہی قلیل عرصہ کے اندر اندر فاتح اسلامی دلائل و معقولیت کی تلوار سے مفتوح ہوگئے۔ یعنی ہلاکو خاں کا پوتا مسلمان ہوگیا اور وُہ خود اور اس کے جانشین اسیطرح علوم و فنون کے سرگرم سرپرست بن گئے جس طرح پہلے مسلمان تھے:۔

تیمور نے چودھویں صدی عیسوی میں ایشیا میں ایک زبردست سلطنت قائم کرلی۔ وُہ سائنس اور شعر وشاعری کا زبردست حامی تھا۔ اور علماء و فضلائے عصر کی سوسائٹی کا بیحد شائق۔ وُہ خود بھی مصنف اور اعلےٰ درجہ کا مدبر تھا۔ اس نے سمرقند اور اپنی حکومت کے دوسرے بڑے بڑے شہروں میں شاندار کالج وسیع لائبریریاں اور عالی شان مساجد تعمیر کرائیں:۔

مختلف علوم میں ترقی

علم ہیئت کے علاوہ جس میں مسلمانوں کو کمال درجہ کی دسترس حاصل تھی۔ علم مناظر و مرایا اور علم مشینری نے بھی ان کے ہاتھوں بہت ترقی کی۔ انہوں نے Spherical Trigonometry ایجاد کی۔ اس کے علاوہ Mathematical Geography میں مسلمانوں کی ترقی بھی بہت نمایاں ہے۔ مقریزی۔ مسعودی۔ البیرونی اور القومی وغیرہ علماء کی تصانیف دُنیا میں ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ یورپ کے مصنفین نے صاف طور پر اعتراف کیا ہے۔ کہ علم الابدان کے بانی مسلمان ہی ہیں۔ یا ٹونی جیالوجی علم الادویات اور فن دواسازی کو انہوں نے کمال تک پہونچایا۔ اور شفاخانے کھولنے میں دُنیا کی رہنمائی کی۔ اس فن کے سلسلہ میں یورپ خواہ کتنی بھی ترقی کر جائے۔ مگر ابن سینا۔ ابوالقاسم۔ غلف ابن عباس اور ابن رشد وغیرہ کے احسانات کو کبھی فراموش نہیں کرسکتا۔ ابن سینا اپنے زمانہ کا قابل ترین انسان تھا۔ وُہ نہ صرف ایک بلند پایہ طبیب بلکہ ریاضی دان۔ ہیئت دان اور شاعر بھی تھا۔ اسے یورپ اور ایشیا دونوں ممالک میں یکساں شہرت حاصل ہے۔ اور بجا طور پر مشرق کا ارسطو کہا جاسکتا ہے۔ شفا۔ اور قانون اس کی دو نہایت ہی بیش قیمت تصانیف ہیں:۔

فنِ تعمیر

فنِ تعمیر کو مسلمانوں نے جو ترقی دی ہے۔ اس کی نظیر بھی دوسری جگہ ملنی ناممکن ہے۔ مشرق و مغرب میں مسلمانوں کی تعمیر کردہ عمارتوں کے کھنڈرات کو دیکھ کر آج بھی ہر ایک کے منہ سے بے اختیار واہ وا نکل جاتی ہے۔ اور دنیا انہیں دیکھ دیکھکر حیرت زدہ ہو رہی ہے۔ سپین میں الحمرا اور قرطبہ آج بھی مسلمانوں کی فن تعمیر میں اعلیٰ قابلیت کی شہادت دے رہے ہیں۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی تعمیر کردہ عمارات۔ فتح پور سیکری۔ قطب صاحب کی لاٹ۔ جامع مسجد دہلی و لاہور مقبرہ جہانگیر وغیرہ ہمارے اس دعویٰ کے لئے زبردست دلائل اور شہادت کی حیثیت رکھتی ہیں اور ان سب سے بڑھکر روضہ تاج محل ہے جو دنیا کے عجائبات میں سے ایک ہے۔ اور بے مثل عمارت ہے۔

علم التواریخ

علم التواریخ میں مسلمانوں کی جگہ دنیا کی ترقی یافتہ اقوام کی صف اول میں ہے۔ مسلمانوں نے ہسٹری کو ایک سائنس کی حیثیت دے دی۔ بے شمار وقائع نگاروں کو نظر انداز کرتے ہوئے بھی مسلمانوں کی خالص تاریخی خدمات اس قدر ہیں۔ کہ کوئی دوسری بڑی سے بڑی متمدن اور مہذب قوم ان کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ طبری۔ مسعودی۔ ابن حیان بیرونی۔ ابن الاثیر ابن خلقان۔ مقریزی اور ابن خلدون مشہور اسلامی مورخ ہیں۔ اور موجودہ زمانہ کے بڑے بڑے یورپین مورخ انہیں سے استفادہ کرتے ہیں۔ یہ لوگ نہ صرف مورخ بلکہ بڑے بڑے فلاسفر ریاضی دان۔ اور جغرافیہ دان بھی تھے۔ مسعودی کی مشہور تصنیف مروج الذہب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان مورخین کس احتیاط سے واقعات کی چھان بین کرتے۔ اور کس فراخ حوصلگی اور بغیر کسی تعصب یا رعایت کے اپنے زمانہ کے اہم واقعات قلمبند کر دیتے تھے۔ طبری کی تاریخ الرسول والملوک اور ابن اثیر کی الکامل دنیا میں ہمیشہ یادگار رہینگی۔ سر ولیم جونز کے خیال کے مطابق ابن خلقان کی تصنیف وفایت العیون سے بہتر سوانحعمری اب تک نہیں لکھی گئی۔ بیرونی کی کتاب آثار الباقیہ تاریخ میں بہت بلند پایہ رکھتی ہے۔ مگر مسلمان مورخین میں ابن خلدون کا مقام سب سے بلند سمجھا گیا ہے۔

عام لٹریچر

عام لٹریچر جس میں علم اخلاق، فلاسفی۔ منطق فصاحت و بلاغت وغیرہ علوم شامل ہیں۔ ان کی ترقی میں بھی مسلمانوں نے سب اقوام سے بڑھکر حصہ لیا ہے۔ موزون نثر لکھنے کی وجہ سے بدیع الزمان۔ ہمدانی اور حریری کی تعریف کرنے پر ہر شخص مجبور ہے اور شعر و شاعری کے میدان میں مسلمانوں کا دماغ کسی اور قوم سے کم موزون ثابت نہیں ہوا۔ ابو نواس۔ متنبی۔ ابو العلاء المعری۔ خسرو۔ انوری۔ خاقانی۔ نظامی۔ فردوسی۔ ابن ہانی۔ ابن زیدون اور میرو غالب۔ نے شاعری کے میدان میں ایک مستقل شہرت حاصل کرلی ہے اور دنیائے شعر میں ان کا نام ہمیشہ یادگار رہیگا۔ اور ان میں بعض بلاشبہ یورپین نقادوں کے نزدیک ہومر۔ ڈانٹے۔ ملٹن۔ اور گوئٹے کے ہم پلہ سمجھے گئے ہیں۔

مسلمانوں کی علمی ایجادیں

اہل عرب اعلیٰ درجہ کے ریاضی دان بھی تھے۔ "Cipher" جس کے بغیر علوم ہندسہ قطعی طور پر نامکمل رہ جاتا ہے۔ اور جس پر علوم "عشاریہ" کی بنیاد ہے۔ عربی صفر سے ہی لیا گیا ہے۔ ایک مسلمان جبر نامی نے ہی عربی ہندسوں کو ایجاد کیا۔ اور وہی اس سائنس کا بانی ہے۔ جس کے نام پر الجبرا کہا جاتا ہے۔ یہی وہ شخص ہے۔ جس نے الجبرا کے مبادیات کو حساب کے اعداد و شمار کے ساتھ ملایا۔ اور سب سے پہلے اسی نے گھڑی ایجاد کی۔ سنہ [illegible] ہجری میں ایک شخص ابو موسیٰ گزرا ہے۔ جس نے علم مثلث کو کمال تک پہنچا دیا۔ اور علم ہیئت اور علم جر ثقیل میں علم ریاضی سے فائدہ اٹھانے کے اصول بتائے اور Quadratic Equations کے حل کا ایک مشترکہ قاعدہ بتایا۔ ابن ابراہیم نے اسے اور ترقی دی۔ Cubic Equations کا حل بھی اس نے کرلیا۔ جیومیٹری سے ہی مسلمانوں نے Trigonometry معلوم کی۔ اور Co-tangents-Tangents کے فارمولے قائم کئے۔ خراسان کا باشندہ ابو الوفا ایک اعلیٰ درجہ کا جیومیٹری دان تھا جس نے علم مثلث اور علم ہیئت کے مشاہدات میں Tangents اور Secants کا استعمال دنیا کو بتایا۔ اور صرف یہی نہیں۔ بلکہ ایک انگریز مصنف مسٹر Sedillot نے لکھا ہے۔ کہ Ptolemy کی Lunar Theory چونکہ نامکمل تھی۔ اس لئے اس نے خود ایک اور اصول ایجاد کیا۔ اور اس سے چھ سو سال بعد Tycho Brahe کی تحقیقات بھی بعینہٖ وہی ہے۔ البغدادی نے زمین کی سروے کے لئے علم مثلث کے فوائد پر ایک کتاب شائع کی عربوں نے سائنٹفک انڈسٹریل اور کمرشل ضروریات کے لئے حساب کے فوائد سے دنیا کو آگاہ کیا۔ یورپ کے بڑے بڑے اہل علم لوگ سپین میں جاکر مختلف علوم کو سیکھتے اور پھر اپنے ممالک میں آکر انہیں رائج کرتے تھے۔ شاہ ہنری اول کے زمانہ میں انگلستان میں فلاسفی۔ جیومیٹری الجبرا۔ اور منطق وغیرہ علوم رائج ہو رہے تھے۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ ان سب کے معلم عرب ہی تھے۔ اور یہ تمام علوم عربی کی کتابوں سے ہی دیگر زبانوں میں ترجمہ کئے گئے ہیں۔ قرطبہ اور بارسلونا وغیرہ کی مسلم یونیورسٹیوں میں علم ہیئت کا خاص طور پر مطالعہ کیا جاتا تھا مسلمان ہیئت دانوں نے وقت کی پیمائش اور گھڑیوں کی اصلاح کے لئے نہایت مفید جدول اور نقشے تیار کئے ہوئے تھے۔ خلیفہ منصور کے زمانہ میں احمد بن محمد النہاوندی نے اپنے مشاہدات کی بنا پر ایک ایسا جدول تیار کیا۔ جس سے یونانیوں کی تحقیقات پر پانی پھر گیا خلفائے مامون معتصم اور واثق کے زمانوں میں موسیٰ بن شاکر کے فرزند نہایت اعلیٰ درجہ کے ہیئت دان گزرے ہیں۔ جنہوں نے سورج اور دیگر اجرام فلکی کی رفتار کے متعلق بہت سی نئی باتیں معلوم کیں۔ ایک اور ہیئت دان البطنی تھا جس کے تیار کردہ جدول لاطینی میں ترجمہ ہوئے۔ اور جس پر یورپ کے ہیئت دانوں نے اپنے علم کی بنیاد رکھی۔ بنو امجر جو دسویں صدی کے اختتام پر بغداد میں رہتا تھا۔ اس نے چاند کی حرکت معلوم کی۔ ۱۰۷۹ء میں مشہور شاعر ریاضی اور ہیئت دان عمر خیام نے یہ تمام علوم ایران میں جاری کئے۔

الحزن ایک بہت بڑا ریاضی اور ہیئت دان تھا۔ جو بصرہ میں پیدا ہوا۔ اور ۱۰۳۸ء میں قاہرہ میں انتقال کر گیا۔ یہی وہ شخص ہے۔ جس نے افق کے قریب اجرام فلکی کی افزائش ظاہر کی اور انسانی نظر کے متعلق جو نظریہ اس وقت دنیا میں مسلم ہے۔ یہ اسی کا پیش کردہ ہے۔ ہائیڈروشیر کی ساخت اس کی ذہانت کی شرمندۂ احسان ہے روشنی کی شعاعوں کے جھکاؤ کی تھیوری کا بانی بھی یہی سمجھا جاتا ہے۔ اور اسی نے صبح و شام شفق اور ستاروں کی جگمگاہٹ کی علت فانی دنیا کے سامنے پیش کی ہے۔ اس نے کئی ایک کتابیں بھی لکھی ہیں۔ جن میں سے کئی ایک کا ترجمہ Witelo نے ۱۲۷۰ء عیسوی میں لاطینی زبان میں کیا۔ اور ۱۵۷۲ء عیسوی میں Risner نے شائع کیا۔ البیماذر ایک اور عرب ہیئت دان تھا۔ جو سنہ [illegible]ھ میں بلخ واقعہ ترکستان میں پیدا ہوا اس نے بھی کئی ایک کتب تحریر کی ہیں۔ جن کا ترجمہ لاطینی زبان میں ہو کر کئی بار شائع بھی ہو چکا ہے۔ ابوریحان نے Specific Gravity. کا جدول سب سے پہلے تیار کیا تھا۔ عرب ٹمپریچر معلوم کرنے کے لئے ایرومیٹر کا استعمال کرتے تھے۔ اور فضا کی بلندی کو بھی سب سے پہلے انہوں نے ہی معلوم کیا ہے ابوالحسن نے سب سے پہلے دوربین ایجاد کی۔ جس کے لئے اس کی بہت حوصلہ افزائی کی گئی۔ اور اس وقت کے شیخ الاسلام نے اسے مبارکباد کا پیغام ارسال کیا ؛

اس اختصار کے باوجود جو مجبوراً اس مضمون میں ملحوظ رکھا رکھا گیا ہے۔ ناظرین نے یہ اندازہ کر لیا ہوگا۔ کہ وہ علوم و فنون جو آج یورپ کے انتہائی عروج و کمال کی دلیل کے طور پر پیش کئے جاتے ہیں۔ دراصل مسلمانوں کی دماغی قابلیت اور ذہانت کے نتیجہ میں ہی دنیا میں ظاہر ہوئے ہیں۔ مگر زمانہ کی نیرنگی دیکھئے۔ کہ آج یورپ اپنے اس کمال پر فخر و مباہات کر رہا ہے۔ اور پھولا نہیں سماتا۔ لیکن یہ کسی کو بھی خیال نہیں آتا۔ کہ یہ تمام علوم و فنون اس بدنصیب قوم کی ترقی کے نشانات ہیں۔ جو آج دنیا کے تختہ پر پس ماندہ اقوام میں شمار ہوتی ہے ؛

نظارتوں کے اعلانات

نظارت اعلیٰ کا اعلان

(۱) جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کے سئے حسب ذیل کارکن منظور کئے جاتے ہیں:-

جنرل سکرٹری و سکرٹری امور عامہ — میر محمد بخش صاحب بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی پلیڈر
سکرٹری تعلیم و تربیت — میاں میراں بخش صاحب
سکرٹری وصایا۔ — شیخ محمد شریف صاحب
محاسب — "

ناظر اعلیٰ قادیان

(۲) انجمن احمدیہ چک ۵۶۵ جنوبی کے حسب ذیل کارکن منظور کئے جاتے ہیں۔

جنرل سیکرٹری پریزیڈنٹ — چوہدری مولا بخش صاحب نمبردار
سیکرٹری تبلیغ — منشی محمد اسمٰعیل صاحب مدرس
سیکرٹری وصایا — چوہدری برکت اللہ خاں صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — مولوی نظام الدین صاحب
خزانچی — شیخ محمد اسمٰعیل صاحب تاجر

ناظر اعلیٰ قادیان

ریاست جموں و کشمیر کی احمدیہ جماعتوں کیلئے اعلان

(۱) جن جن جماعتوں کے ہاں مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ علاقہ کشمیر و جموں ابھی تک نہیں پہنچے وہ نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ تا ان کو ان کے ہاں بھیجنے کی ہدایت دی جائے۔ جن جماعتوں کے پاس الفضل پہنچتا ہے وہ یہ کوشش کریں کہ اپنی ہمسایہ جماعتوں کے پاس خواہ ان کے افراد کی تعداد کتنی ہی قلیل کیوں نہ ہوا۔ میرا یہ اعلان پہنچا دیں ممنون ہونگا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سکرٹریان جماعتہائے احمدیہ کیلئے اطلاع

ڈیڑھ دو ماہ تک مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام میں موسم گرما کی تعطیلات ہونے والی ہیں۔ اساتذہ اور طلباء جامعہ احمدیہ نے اپنی خدمات نظارت ہذا کے سپرد کی ہیں۔ اس لئے جن جماعتوں نے اپنے اپنے علاقہ میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کا کوئی انتظام کرنا ہو۔ وہ مجھے ابھی سے اطلاع کر دیں۔ تا میں ہر علاقہ کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اساتذہ کرام اور مولوی صاحبان کے اوقات سے فائدہ اٹھا سکوں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

حصہ وصیت کی زندگی میں ادائیگی

(اپریل ۱۹۳۱ء)

جن موصیوں نے اپنے فرض کا احساس کرتے ہوئے اور اس خیال سے کہ اشاعت اسلام کا جو کام اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذریعہ جاری کیا ہے۔ وہ روز بروز ترقی کرے۔ اپنی وصیت کا کل حصہ یا اس کا کوئی جزو ماہ اپریل میں داخل کر دیا ہے۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب احباب کی مالی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور دوسرے احباب جماعت کو بھی توفیق بخشے کہ وہ بھی اپنے اپنے فرض کا احساس فرماویں۔

(۱) صوفی محمد یعقوب صاحب نمبردار کڑی افغانان ضلع گورداسپور ۱۰ جزو
(۲) مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر بیت المال قادیان ۱۰ جزو
(۳) عالم بی بی صاحبہ زوجہ حافظ محمد حسین صاحب قریشی قادیان ۱۰ جزو
(۴) مسماۃ حسین بی بی صاحبہ زوجہ منشی گوہر علی صاحب رامپور کھچیاں ضلع گورداسپور ۱۰ کل حصہ
(۵) مسماۃ نواب بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام غوث صاحب علی پور ضلع ملتان ۱۰ جزو
(۶) عمر النساء صاحبہ زوجہ غلام جیلانی خانصاحب بڑودہ ۱۵ کاٹھیاوار
(۷) بابو سراج الدین صاحب باچوہ علاقہ خاندیس ۲۳ روپیہ
(۸) مسماۃ جنت بی بی صاحبہ زوجہ عبدالمجید صاحب سنور ۱۲
(۹) چوہدری مبارک احمد صاحب سکرٹری میونسپل کمیٹی کوہاٹ ۱۰ جزو
(۱۰) عائشہ بی بی صاحبہ بنت مستری گوہر دین صاحب قادیان ۱۲ جزو
(۱۱) چوہدری صادق علی صاحب تحصیلدار بنڈی گیپ السکدر مالکل حصہ

سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان

جلسہ سالانہ آئندہ کے مضامین کے متعلق اعلان

امسال سالانہ جلسہ ۱۹۳۱ء کے موقعہ پر جن جن مضامین کا پروگرام سالانہ جلسہ میں رکھا جانا ضروری ہو۔ یا ایسے مضامین جن سے جماعت کے احباب یا غیر از جماعت اصحاب کو فائدہ پہونچ سکتا ہو۔ ان سے جو دوست مجھے اطلاع بخشیں گے۔ میں ان کے تحریری مشورہ کو شکریہ کے ساتھ دیکھونگا۔ اور غور کرونگا میں چاہتا ہوں۔ کہ ہر علاقہ کے احمدی احباب مجھے اپنے مفید مشورہ سے اطلاع دیں تا کہ میں ان کے مفید مشورہ سے فائدہ اٹھا سکوں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جماعتہائے احمدیہ ضلع گورداسپور میں تبلیغی دورہ

کارکنان جماعتہائے احمدیہ ضلع گورداسپور کی تبلیغی تنظیم کے لئے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری عنقریب دورہ کریں گے۔ اس دورے کی اہم غرض یہ ہے کہ احباب میں سے انصار اللہ کی جمعیتیں تیار کرا کے ہر جماعت کے مضافات کو ان کے زیر تبلیغ لایا جائے۔ جلد سے جلد یہ دورہ شروع ہوگا۔ مولوی صاحب آنے سے قبل اطلاع دیں گے۔ مجھے امید ہے کہ احباب ان کے ساتھ تعاون کر کے مجھے مشکور فرمائینگے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

تبلیغی رپورٹ انجمن احمدیہ منٹگمری

مکرمی بابو غلام حسین صاحب سکرٹری تبلیغ مامٹی کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔

(۱) اس ماہ میں انصار اللہ کے ۴ اجلاس ہوئے۔ جن میں تقریریں کرائی گئیں (۲) ۴ وفد انصار اللہ کے تبلیغ کیلئے بھیجے گئے جنہوں نے مختلف چکوں کا دورہ کیا (۳) ندائے ایمان نمبر ۲ تقسیم کیا گیا۔ (۴) پادری برکت اللہ صاحب ایم اے کے چیلنج کی منظوری بصورت اشتہار چھپوا کر ۵۰۰ کاپی تقسیم کی گئی۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ لاہور کی تبلیغی سرگرمیاں

۳۰ مئی ۱۹۳۱ء کو تین تبلیغی وفد جو ۱۶ اصحاب پر مشتمل تھے مضافات میں بھیجے گئے۔ شیخ فضل احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۱۶ کس سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوگئے۔ جماعت لاہور کی یہ جد و جہد میدان تبلیغ میں بہت خوش کن ہے۔ جس کے لئے میں اسے مبارکباد دیتا ہوں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تعلیمی وظائف کے متعلق اعلان

دفتر ہذا میں تعلیمی وظائف کے لئے جن دوستوں نے درخواستیں بھجوائی ہوئی ہیں ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ وظائف کی رقم ایک معین رقم ہے۔ اور گذشتہ سال کی نسبت اس دفعہ مجلس مشاورت میں وظائف کی رقم میں بارہ سو روپے کی کمی کی گئی ہے۔ لیکن دفتر میں درخواستیں نئے اور پرانے وظائف کی قریباً بیس ہزار روپے تک ہو گئی۔ حالانکہ وظائف کا بجٹ تقریباً ساڑھے نو ہزار روپے کا ہے۔ جس میں سے تقریباً بارہ سو روپیہ طلباء مبلغین کو جو ہر سال تبلیغ کے لئے طیار کئے جاتے ہیں دئے جائیں گے۔ اصل تعلیمی وظائف کی رقم بقدر آٹھ ہزار تین صد روپے کے ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ جس قدر درخواستیں دفتر میں آئی ہوئی ہیں۔ ان میں سے بہت تھوڑی منظور کی جاسکیں گی جن کی درخواستیں منظور کی جاویں گی ان کو باقاعدہ دفتر ہذا سے ۳۰ جون ۱۹۳۱ء تک اطلاع مل جائیگی اور جن کو اطلاع نہیں پہنچے گی۔ وہ سمجھ لیں۔ کہ ان کا وظیفہ منظور نہیں ہوا۔ اطلاع نہ ملنا ہی نامنظوری کی اطلاع سمجھیں علیحدہ اطلاع نہیں دی جائے گی۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

احمدیہ ہوسٹل لاہور

جماعت کے دوستوں کو علم ہے۔ کہ لاہور میں کالجوں کے احمدی طلباء کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے ایک ہوسٹل جماعت کی طرف سے کھلا ہوا ہے۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے بڑے صاحبزادہ حافظ میاں ناصر احمد صاحب۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب اور حضرت میرزا شریف احمد صاحب کے صاحبزادگان اور میاں محمد احمد صاحب صاحبزادہ نواب محمد علی خانصاحب رہتے ہیں۔ نمازوں کی پابندی کے علاوہ وہاں درس قرآن کریم و حدیث شریف اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ہوتا ہے۔ اس لئے ان تمام دوستوں سے جن کے کوئی عزیز لاہور کے کالجوں میں تعلیم پاتے ہوں۔ گذارش ہے۔ کہ وہ اپنے ان عزیزوں کو احمدیہ ہوسٹل میں داخل کرائیں۔ اس وقت ہوسٹل ایک عمدہ موقع پر شہر سے باہر کھلی ہوا میں ایمپریس روڈ متصل ضلع پولیس لائن ہے۔ لیکن گرمیوں کی تعطیلوں کے بعد کسی اور موقع پر تبدیل کیا جائیگا جس کے متعلق اخبار میں اعلان ہوگا۔ فی الحال خط و کتابت سپرنٹنڈنٹ صاحب احمدیہ ہوسٹل ایمپریس روڈ لاہور سے کی جائے۔

ناظر تعلیم و تربیت

قادیان میں مکان بنانے کی سکیم

حسب ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مندرجہ ذیل سکیم شائع کی جاتی ہے۔ امید ہے۔ کہ احباب جلد توجہ فرمائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے کہ ہر مخلص احمدی قادیان میں سکونت اختیار کرتا ہے۔ یا دل میں خواہش رکھتا ہے کہ اپنی زندگی میں کسی وقت قادیان میں سکونت اختیار کرے اور حضور نے قادیان کی ترقی کو اس زمانہ کے نشانات میں سے قرار دیتے ہوئے۔ اسے ارض حرم سے مشابہت دی ہے چنانچہ کئی دوستوں نے قادیان میں مکان بنائے بھی ہیں جس کی وجہ سے قادیان آگے سے بہت ترقی پر ہے۔ لیکن کئی ایک ایسے دوست ہیں۔ جو اس وجہ سے مکان نہیں بنا سکے کہ ان کے پاس اتنی رقم جمع نہیں۔ کہ وہ مکان بنا سکیں۔ اور ان کے حالات ایسے ہیں۔ کہ وقتی ضرورتوں کی وجہ سے اگر وہ کچھ جمع بھی کرنا چاہیں۔ تو خرچ ہو جاتا ہے ان حالات کو دیکھ کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ تجویز فرمائی ہے۔ کہ ایک سوسائٹی ایسی بنائی جائے جس کے ممبر ایک مقررہ عرصہ کیلئے اپنے اوپر ایک خاص رقم ماہوار ادا کرنا واجب کرلیں ہر مہینے اس رقم کے متعلق قرعہ ڈال لیا جائے جس کا نام قرعہ میں نکلے اس مہینہ کی ساری رقم اسکو مل جائے لیکن وہ پابند ہو کہ وہ اس رقم سے صرف قادیان ہی میں مکان تعمیر کرے۔ اور وہ مکان اس سوسائٹی کے پاس اس وقت تک گرو رہے جب تک کہ باقاعدہ ماہوار قسطوں کے ذریعہ سے وہ شخص اپنی کل رقم ادا نہ کر دے۔

تجویز یہ ہے۔ کہ ۲۵ روپے ماہوار کے حساب سے ۱۲۰ حصے اس سوسائٹی کے فروخت کئے جائیں۔ اس صورت میں فی حصہ تین ہزار روپے کی رقم ہر خریدار کے نام آئے گی۔ اور اس رقم میں ایک معمولی مکان رہائش کے قابل بن سکتا ہے۔ جو شخص بڑا مکان بنانا چاہے۔ وہ دو حصے خرید سکتا ہے۔ یا اگر اس سے بھی زیادہ ضرورت ہو۔ تو اس سے بھی زیادہ حصے خرید سکتا ہے جو احباب قادیان میں مکان بنانے کی خواہش رکھتے ہوں۔ مگر ان کے راستہ میں بیکمشت روپیہ مہیا ہونے کی دقت ہو۔ وہ اس سوسائٹی کے ایک یا ایک سے زیادہ حصے خرید لیں۔ اور اگر کوئی اور دوست ہوں۔ جو اس تحریک میں شامل ہو سکیں۔ تو ان کو بھی اس سکیم میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔

یہ بات پوشیدہ نہ رہے۔ کہ ایسی سوسائٹیوں کے قواعد کے مطابق ہر شخص اپنی ماہوار قسط باقاعدہ ادا کرنے کا ذمہ وار ہوتا ہے۔ اور بصورت عدم ادائیگی جرمانہ دینا پڑتا ہے۔ پس ایسے ہی دوست اس میں شریک ہوں۔ جو کہ باقاعدگی کیساتھ اقساط ادا کرنے پر تیار ہوں۔ موٹے موٹے قواعد اس سوسائٹی کے مندرجہ ذیل ہونگے:-

اول۔ اس سوسائٹی میں ۱۲۰ حصے ہونگے۔ **دوم** ہر حصہ کی قیمت ۲۵ روپے ماہوار ہوگی۔ **سوم**۔ ہر مہینہ قرعہ اندازی کے ذریعہ ۳۰۰۰ ہزار روپے کی رقم اس حصہ دار کو مل جائے گی۔ جس کے نام قرعہ نکلے لیکن روپیہ اس وقت ملیگا جبکہ وہ مکان بنانا شروع کرے اور مکان بطور رہن سوسائٹی کے پاس اس وقت تک رہیگا کہ وہ حصہ دار بقیہ اقساط ادا کر کے اپنا قرضہ ادا کرے لیکن رہن اس وقت تک حصہ دار ہی بطور قابض با قاعدہ ادا کرتا جائے بلا قبضہ ہوگا۔ ہاں اگر وہ حصہ دار اپنی بقیہ اقساط ادا کرنے میں سستی کرے تو سوسائٹی کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ مکان پر قبضہ کر کے اسے اپنے طور پر کرایہ پر چڑھا دے اور جب تک وہ حصہ دار کل روپیہ یکمشت ادا نہ کرے یہ مکان اس کے حوالہ نہ کرے

چہارم۔ اگر ایک حصہ دار ایک سے زیادہ حصص خریدے۔ تو چونکہ وہ مکان بنانے کے لئے حصے خریدتا ہے اور مکان اس وقت تک تیار نہیں ہو سکتا جب تک کہ یکمشت روپیہ نہ مل جائے اس لئے جب اس کے نام کا قرعہ نکلیگا۔ تو اس کے تمام حصوں کی قیمت اسے اکٹھی دیدی جائیگی۔ یعنی جب تک اسکے حصے پورے نہ ہونگے۔ آئندہ ہر ماہ کی رقم اسکو ملتی رہیگی۔ مثلاً ایک دوست نے چار حصے خریدے ہیں اگر آج ان کے نام کا قرعہ نکلا ہے تو اگلے تین ماہ کی رقم بھی انہی کو ملے گی۔ تا وقتیکہ ان کے حصص کی رقم ختم نہ ہو۔ قرعہ نہیں ڈالا جائیگا۔ لیکن اس کے مقابل یہ شرط بھی ہوگی۔ کہ ہر حصہ کے بدلے میں ان کا نام قرعہ اندازی کے وقت نہیں لکھا جائیگا۔ بلکہ خواہ ان کے دس حصے بھی ہوں۔ ان کے نام کی صرف ایک پرچی قرعہ کے وقت ڈالی جائیگی۔

پنجم۔ چونکہ ایسی سوسائٹی کا کام زیادہ عمدگی سے تبھی چل سکتا ہے جب سب مکان ایک جگہ پر ہوں اس لئے پہلے تین چار ماہ کی کمیٹی سے قادیان کی جانب شرق میں جس طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان کو خاص طور پر بڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ زمین خریدی جائیگی۔ اس کے بعد جب قرعے ڈالنے شروع کئے جائیں گے تو جس دوست کا نام نکلیگا اس نے جسقدر زمین لینی ہوگی سوسائٹی اس کی قیمت کاٹ کر اس کے بدلے میں اسے زمین دے دے گی۔ **ششم**۔ اگر مشورہ کے بعد مناسب معلوم ہوا۔ تو سوسائٹی کی طرف سے اینٹوں اور لکڑیوں کا بھی مشترکہ انتظام کر دیا جائیگا۔ تاکہ چیزیں سستی مل سکیں۔ **ہفتم**۔ سوسائٹی باہمی مشورہ سے مناسب سڑکوں کا انتظام کریگی۔ اور ایک کھلی جگہ زیر رکھی جائیگی جو آئندہ ضروریات کے کام آسکے۔ **ہشتم**۔ ہر مکان کے لئے شرط ہوگی کہ کم سے کم دو کنال میں ہو۔ سڑک کیطرف اور پہلوؤں میں خالی زمین رکھنی ہوگی جسکا استعمال بعد میں مشورہ سے طے ہوگا۔

یہ موٹے موٹے اصول ہیں جو اس وقت حضور نے مقرر فرمائے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔ اور حصے پورے بک جائیں۔ تو سارے حصہ دار مل کر تفصیلی امور طے کرسکتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ اس کا جواب دیں کہ حصہ لینا چاہتے ہیں یا نہیں۔ اور اگر لینا چاہتے ہیں۔ تو کتنی (تعداد میں) بہت جلد ارسال فرمائیں گے۔

خاکسار پرائیوٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

(نوٹ) اس تحریک میں ۸ حصے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خرید فرمائے ہیں۔ اور ۲۴ حصے صدر انجمن احمدیہ ریسٹ ہوس کے لئے خرید کرے گی۔

وصیتیں

نمبر ۳۳۴۳:- میں فضل الدین ولد اللہ دتہ قوم احمدی ساکن گوجرانوالہ خاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸-۱۲-۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد ایک مکان سکنی محلہ میرنگری متصل مسجد برنے والی شہر گوجرانوالہ قیمتی قریباً ہزار ہے۔ میں اس وقت صدر بازار راولپنڈی میں کباڑی کی دوکان کرتا ہوں۔ جس قدر اثاثہ دوکان میں موجود ہے۔ اسی قدر قرضہ میرے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اقرار صحیح کرتا ہوں۔ کہ میں اپنی جائداد کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان وقف کرتا ہوں۔ یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر کوئی اور صورت میری آمد کی بڑھ جاوے۔ اور میرے مرنے پر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی قیمت یا جائداد کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- نشان انگوٹھا فضل الدین گواہ شد:- بقلم خود عبدالغنی والد موصی۔ گواہ شد:- خیر الدین خان ساکن ....

نمبر ۳۳۱۳:- میں محمود خاں ولد میاں غلام یسین خان قوم گوجر ساکن جوڑہ جلال پور ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۲-۲-۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد (اراضی ومکان) اس وقت جداگانہ کوئی نہیں۔ بلکہ مشترکہ ہے۔ جس سے مجھے کوئی آمد نہیں ہوتی۔ اس وقت میرا گزارہ ماہوار تنخواہ مبلغ -/۵۵ روپے پر ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور تقسیم جائداد (اراضی ومکان) مذکورہ بالا جو میرے حصہ میں آئیگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ العبد:- محمود خاں ولد میاں غلام یسین خاں سیکرٹری انجمن احمدیہ بیچہ وطنی ضلع منٹگمری۔ گواہ شد:- علی محمد مسلم ہیڈ ماسٹر گواہ شد:- رحمت خاں برادر موصی۔

نمبر ۳۳۱۴:- میں ہدایت صادق زوجہ مفتی محمد صادق صاحب قوم نو مسلم بپیشہ مضمون نویسی ساکن ایسٹ ڈم حال قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد کتب کپڑے مشینیں اور زیورات قیمتی -/۴۵۰ روپیہ ہے۔ علاوہ ازیں کبھی کبھی میں اخبارات میں مضمون لکھتی ہوں جس سے تخمیناً -/۳۰ روپے ماہوار آمد ہوتی ہے۔ میں اپنی آمدنی کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) میں اپنا مہر اپنے شوہر سے وصول کر کے ہندوستان کو آتے وقت سفر میں خرچ کر چکی ہوں۔

العبد:- Hidayat Sadiq

گواہ شد:- سید غلام غوث۔ گواہ شد:- محمد صادق خاوند موصیہ

نمبر ۳۳۹۹:- میں محمد انشاء اللہ احمدی ولد شیخ محمد اسماعیل صاحب کرٹیانوالہ ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۲-۱-۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ مستقل ماہوار آمد -/۴۵ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوا کریگی دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ بعد از بوقت وفات جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- محمد انشاء اللہ احمدی بکنگ کلرک شملہ۔ گواہ شد:- محمد حسین احمدی شملہ۔ گواہ شد:- عبدالحمید احمدی ملٹری فائینینس ڈیپارٹمنٹ شملہ

نمبر ۳۳۶۶:- میں مسماۃ کیموں زوجہ روشن الدین ساکن اوجلہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۳-۱-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری منقولہ جائداد اس وقت زیورات معہ مہر مبلغ یکصد روپیہ کی ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ حصہ وصیت جلدی صدر انجمن احمدیہ موصوف میں داخل کرنے کی کوشش کرونگی۔ اور چندہ شرط اول ایک روپیہ ادا کر دیا ہے۔ نیز میری وفات کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- نشان انگوٹھا کیموں زوجہ روشن الدین سکنہ اوجلہ گواہ شد:- عبدالغنی سیکرٹری اوجلہ۔ گواہ شد:- فتح محمد سکنہ اوجلہ

نمبر ۳۳۶۲:- میں نذیر احمد ولد محمد الدین قوم جفل ساکن امرتسر خاص۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد کی حسب ذیل تفصیل ہے۔ ایک دوکان طویلہ واقعہ امرتسر چوک لوہ گڑھ بازار ہرسنگھ جبنیل قیمتی -/۴۰۰۰ روپیہ ہے۔ دوسرا رہائشی مکان واقع امرتسر دروازہ حکیماں کوچہ ساتم رائیں قیمتی -/۱۴۰۰ ہے میں نے خرید کیا ہے مگر اس کل روپے میں مبلغ -/۲۰۰۰ روپیہ میری بیوی کا شامل ہے۔ علاوہ اس کے میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اسّی روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور یہ بھی لکھ دیتا ہوں کہ اگر میری وفات کے بعد میرا کوئی جو متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک و قابض صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ العبد:- نذیر احمد چوک لوہ گڑھ بیوپاری قلعی فروش امرتسر۔ گواہ شد:- گیانی واحد حسین۔ گواہ شد:- فضل الرحمن حکیم قادیان۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— جنگ عظیم کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ ۸ جون کو کابینۂ جرمنی کے دو وزراء قصر بکنگھم میں ملک معظم کے حضور پیش ہوئے اور قریبًا ایک گھنٹہ تک گفت و شنید کرتے رہے۔

—— جنوبی افریقہ کو برطانیہ کی بڑی نوآبادیوں میں شامل کر لیا گیا ہے

—— اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں سوال کیا جائے گا کہ جنگ عظیم کے دوران میں حکومت ہند نے انگلستان کو ۵۳ کروڑ روپیہ کا جو سامان حرب مہیا کیا تھا۔ کیا یہ صحیح ہے کہ انگلستان نے یہ رقم ادا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور یہ قرضہ منسوخ کر دیا گیا ہے نیز گورنر بمبئی کے رخصت جانے پر سینیئر ممبر سر ہدایت اللہ کو قائمقام گورنر کیوں نہیں بنایا گیا۔ اور ایک جونیئر انگریز کو رخصت سے بلا کر کیوں یہ عہدہ سپرد کر دیا گیا ہے۔ ایسے نازک موقعہ پر ایسی صریح حق تلفیاں نہایت نقصان رساں ہیں۔

—— سندھ کے ایک ضلع سے گذشتہ ہفتہ تباہ کن ژالہ باری کی خبر آئی ہے۔ جس سے فصلوں کی بربادی کے علاوہ ۴ آدمی۔ چار سو بکریاں۔ ۲ اونٹ اور متعدد گائیں بھینسیں ہلاک ہو گئیں۔

—— لاہور ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں سرگرم بحث و تمحیص کے بعد مغلپورہ کالج کے قضیہ پر اظہار تشویش کیا گیا۔ اور طلباء کی طرف سے آزادانہ تحقیقات کے مطالبہ کی تائید کی گئی۔ نیز ان لوگوں کی مذمت کی گئی۔ جو اس قضیہ کو فرقہ دارانہ رنگ دے کر ہندو مسلمانوں میں منافرت پھیلانا چاہتے ہیں

—— لاہور میں مکانات کے کرایہ میں تخفیف کی تحریک شروع ہے۔ کئی محلہ جات کے مالکان مکانات کرایہ بقدر ۲۵ فیصدی کم کر چکے ہیں۔ ہردوار کے دکانداروں نے بھی ہڑتال کر کے کرائے کم کرا لئے ہیں۔ سب جگہ ایسا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ملک عام کساد بازاری کا شکار ہے۔

—— پٹیالہ کا ایک سکھ رئیس رات کے گیارہ بجے موٹر میں لاہور سے امرتسر آ رہا تھا۔ کہ ڈاکوؤں نے اٹاری کے قریب اسے گھیر لیا۔ اور لاٹھیوں سے حملہ کیا۔ اس کے پاس قریبًا ۵ ہزار کا مال تھا۔ اتنے میں ملک سلیمان خان صاحب مجسٹریٹ امرتسر کی موٹر آ گئی۔ انہوں نے سکھ رئیس کو بچانے کے علاوہ کمال جانفشانی سے کام لیتے ہوئے ایک ڈاکو کو گرفتار بھی کر لیا۔

—— ضلع شیخوپورہ کے بعض دیہات کے زمینداروں نے نہری پانی لینے سے اس بناء پر انکار کر دیا ہے۔ کہ شرح آبیانہ بہت زیادہ ہے

—— حکومت سرحد نے مالیہ میں ۵ فی روپیہ اور آبیانہ میں ۳ فی روپیہ کی تخفیف کا اعلان کر دیا ہے

—— فیروزپور کے ایک ہندو اسلحہ فروش کی دوکان سے دوہزار پانسو اٹھاون کارتوس چوری ہو گئے۔ پولیس نے دوکان کے مینجر کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ چوری پولیٹکل نوعیت کی خیال کی جاتی ہے۔

—— فرنٹیئر ریگولیشن کمیٹی کے سامنے شہادت دیتے ہوئے ڈپٹی کمشنر پشاور نے کہا۔ خاص قوانین کی یہاں اشد ضرورت ہے ان کے بغیر قیام امن محال ہے ؛

—— پنجاب کی طرف سے جانے والی گاڑی دس جون کو جب بمبئی پہنچی۔ تو اس میں سے پولیس کو ایک لاوارث ٹرنک ملا۔ جس میں کسی نوجوان کی کٹی ہوئی لاش رکھی تھی۔ اور ایک کاغذ کے ٹکڑے پر "غدار کا انجام" لکھا تھا۔

—— کیپٹن گوتم کا ر آئی۔ ایم۔ ایس کے لڑکے اور لڑکی نے اپنی ماں کے خلاف سب جج لاہور کی عدالت میں دعویٰ دائر کیا ہے کہ ہماری ماں نواب زادہ اے۔ ایچ رضاء سے ناجائز تعلق رکھتی ہے۔ اور ہمارے باپ کی جائداد برباد کر رہی ہے۔ بیوہ نے جواب دعویٰ میں لکھا ہے۔ کہ میں مسٹر رضا سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔ اور جائداد کو کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچا رہی۔

—— بجنور کے ایک ہندو کو سارداایکٹ کی خلاف ورزی کے جرم میں ایک سو روپیہ جرمانہ ہوا۔

—— ڈسٹرکٹ بورڈ جالندھر نے اپنے ماتحت سکولوں میں ہندی۔ سنسکرت۔ گورمکھی اور عربی کی تعلیم بند کر کے ان استادوں کو موقوف کر دیا ہے۔ اس سے زیادہ افسوسناک بات کیا ہو گی۔ کہ قومی و مذہبی زبانوں کو بند کر دیا جائے۔ اور غیر ملکی علوم و زبانوں پر روپیہ پانی کی طرح بہایا جائے۔

—— کانگریس کی مجلس عاملہ کا جو اجلاس بمبئی میں منعقد ہوا۔ اس میں یہ قرارداد پاس کی گئی ہے۔ کہ امید ہے فرقہ دار مسئلے کے حل کی کوششیں بارآور ہوں گی۔ لیکن اگر ناکام بھی ہوں۔ تو بھی گاندھی جی کو گول میز کانفرنس کے اجلاس میں کانگریس کی نمائندگی کرنے کے لئے ضرور شریک ہونا چاہیئے۔ تاکہ کوئی شخص کانگریس کے نظریہ کو کانفرنس میں غلط پیش نہ کرنے پائے۔ اس سے کانگریس کی سیاسی مصالحت پسندی خوب آشکارہ ہو رہی ہے

—— ڈھاکہ کے ایک مسلمان ملزم کو بلوہ کے الزام میں عدالت نے ایک سال قید کا حکم سنایا۔ جسے سنتے ہی وہ عدالت سے بھاگ نکلا۔ اور پولیس اسے گرفتار کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔

—— رنگون کی ایک بدھ دھرم سالہ سے چار سو سے زائد کارتوس برآمد کئے گئے جو زمین میں مدفون تھے۔ اور بھی کئی قسم کے اوزار قبضہ میں کر لئے گئے۔

—— نواب صاحب رامپور اس فیڈریشن سکیم کے مؤید نہیں۔ جو گول میز کانفرنس کے گذشتہ اجلاس میں تجویز کی گئی مہاراجہ پٹیالہ کی بھی اس سے عدم رضامندی کی افواہ ہے۔ مہاراجہ اندور کے متعلق بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ پسند نہیں کرتے۔

—— رسول انجینیرنگ کالج کے مسلم طلبا چیف انجینیر کے تجویز کردہ معذرت نامے پر دستخط کرنے کے بعد سکول میں حاضر ہو گئے ہیں۔

—— ریاست رامپور کے محکمہ آبکاری نے ایک شخص کو گرفتار کیا۔ جو چارپائی اٹھائے جا رہا تھا۔ جسے توڑنے پر قریبًا دس سیر افیون برآمد ہوئی۔

—— پنجاب یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ قانون کی اعلیٰ تعلیم دینے کے لئے اکتوبر ۱۹۳۱ء سے کالج میں دو اور کلاسیں کھولی جائیں گی۔ جن میں سے ایک کا نام ایل۔ ایل۔ ایم ہو گا۔ امیدواروں کو تمسک۔ وصیت نامے اور دیگر ایسی ہی دستاویزات کی تعلیم بھی دی جائے گی ؛

—— ضلع لکھنؤ کے ایک گاؤں میں پولیس نے ایک رضاکار کو گرفتار کیا۔ اس پر عدم تشدد پر کاربند ہونے والے دوسو کانگریسیوں نے پولیس پر حملہ کر کے رضاکار کو اس سے چھڑا لیا

—— امسال جو مردم شماری کی گئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ پنجاب اور پنجاب کی دیسی ریاستوں کی آبادی میں ۲۸ لاکھ ۹۵ ہزار کا اضافہ ہوا ہے

—— مسٹر ایم۔ این رائے ایک مشہور کمیونسٹ اور مفرور ہے۔ وہ پہلے ماسکو میں اس صیغہ کا انچارج تھا۔ جو ہندوستان میں بولشوزم کی اشاعت کے لئے ذمہ وار ہے۔ وہاں سے یہ برلن چلا گیا۔ اور اب یہ خیال ہے۔ کہ وہ دوبارہ ہندوستان میں آیا ہوا ہے۔ پہلے وہ بنارس کے ایک یوریپین ہوٹل میں دیکھا گیا۔ اور بارہ جون کو بمبئی میں پولیس نے اس کی سخت تلاش کی۔ مگر کوئی سراغ نہیں مل سکا۔

—— ناظرین کو یاد ہو گا۔ کہ گذشتہ سال قصبہ لار ضلع گورکھپور میں مخلوط انتخاب کی وجہ سے ہندو مسلمانوں میں فساد ہو گیا تھا۔ جس میں دو مسلمانوں کو سخت زخمی کر دیا گیا تھا۔ اس بلوہ میں ۲۳ ہندوؤں کا چالان کیا گیا تھا۔ جن میں سے عدالت سشن نے ۱۳ ملزموں کو عبور دریائے شور اور چار کو دو دو سال قید بامشقت کی سزا دی

—— معلوم ہوا ہے مالیہ اراضی کے سلسلہ میں دارالعوام کی لیبر اور لبرل پارٹیوں میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ لیبر پارٹی ایک مسودہ پیش کرنے والی ہے۔ اور لبرل اس کی مخالفت کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور اس بات کا امکان پیدا ہو گیا ہے کہ مزدور حکومت کو مستعفی ہونا پڑے ؛

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔